باب چہارم

# اخلاق و آداب

## (الف) اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت

### حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- قرآن و سنّت کی روشنی میں اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کی اہمیت و فضیلت کو سمجھ سکیں اور تحقیرِ انسانیت کی مروجہ صورتوں سے اجتناب کر سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، خطبہ حجۃ الوداع، سیرتِ اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- عملی زندگی میں اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کے معاشرتی فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی سے اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کی مثالوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے انھیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکیں۔
- عملی زندگی کے معاملات میں اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کے کاموں میں شمولیت اختیار کر کے معاشرتی فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کر کے اپنی دنیا و آخرت بہتر بنا سکیں۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

### اجتماعی خیر خواہی

اجتماعی خیر خواہی سے مراد اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے بارے میں نیک خواہش رکھنا اور ان کا بھلا سوچنا ہے۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی قوموں کے خیر خواہ تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"میں تمھیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھارے لیے امانت دار خیر خواہ ہوں۔" (سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف: 68)

قرآنِ مجید کی ایک سورت کا نام "سُوْرَۃُ النَّمل" ہے، نمل عربی زبان میں چیونٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورت کا نام اس چیونٹی کے نام پر رکھا گیا ہے جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کی آمد پر باقی چیونٹیوں کو خبردار کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کا لشکر تمھیں کچل نہ دیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ (سُوْرَۃُ النَّمل: 18)

لوگوں کی خیر خواہی اور ان کے لیے نفع رسانی اس قدر عظیم عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو حیاتِ جاودانی عطا کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ ؕ (سُوۡرَۃُ الرَّعۡد:17)

ترجمہ: ”اور وہ چیز جو لوگوں کو نفع دیتی ہے تو وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔“

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلدِّیۡنُ النَّصِیۡحَۃُ (صحیح مسلم:55)

ترجمہ: ”دین خیر خواہی کا نام ہے۔“

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی طبقات میں سے کمزور طبقات کے ساتھ مہربانی اور حُسنِ سلوک کی خاص تاکید فرمائی۔ معاشرے میں عورت، غلام اور یتیم کمزور طبقات شمار ہوتے ہیں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کی خاص تاکید فرمائی، عورتوں کے حوالے سے فرمایا کہ میں تمھیں عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتا ہوں ان کو تم نے اللہ کے نام پر لیا ہے ان کے حقوق کا خیال رکھو۔ اسی طرح غلاموں کے حوالے سے فرمایا جو خود کھاؤ، پیو اور پہنو وہی اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ، پلاؤ اور پہناؤ۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری:5353)

انسان تو انسان ہیں، جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی ہمیں اجر و ثواب ملتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی ہمیں اجر ملے گا؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، ہر جان دار کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا اجر ہے۔“ (صحیح بخاری:2363)

## احترامِ انسانیت

احترامِ انسانیت کا معنی ہے، ”سارے انسانوں کی عزّت کرنا۔“ ایک انسان ہونے کے ناتے ہر شخص قابلِ احترام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور یقیناً ہم نے آدم (علیہ السّلام) کی اولاد کو عزّت بخشی“ (سورۃ بنی اسرائیل:70)

قرآنِ مجید کا اوّلین خطاب ساری انسانیت سے ہے۔ تمام انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا احترامِ انسانیت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اسلامی ریاست میں بسنے والے کسی غیر مسلم پر ظلم کیا، یا اس کا حق مارا، یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا، یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر اس کی کوئی چیز لی تو میں قیامت کے دن اس مسلمان کے خلاف غیر مسلم کے حق میں وکیل بنوں گا۔“ (سنن ابی داؤد:3052)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم کی جان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا، وہ

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

جنّت کی خوش بو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ (صحیح بخاری:3166)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عمل سے یہ مثالیں قائم فرمائیں کہ خلیفہ قوم کا خادم اور قوم کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ جب منصبِ خلافت کے لیے اُن کا انتخاب ہوا تو محلے کی ایک لڑکی بہت فکر مند ہوئی جس کی بکریوں کا دودھ دوہنے کی خدمت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی، اس لڑکی نے فکر مندی سے کہا: "اب ہماری بکریاں کون دوہے گا؟" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں دوہوں گا، مجھے امید ہے کہ خلافت کی ذمہ داری مجھے مخلوقِ خدا کی خدمت گزاری سے نہیں روکے گی۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانۂ خلافت میں مدینہ منورہ کے مضافات میں ایک نابینا بوڑھی عورت کی خدمت کیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رعایا کی خیر خواہی اور جواب دہی کا اس قدر احساس تھا کہ فرمایا کرتے تھے: اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی بکری مرگئی تو قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جائے گا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معمولات میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ کھانا کھانے لگتے تو کسی فقیر اور مسکین شخص کو بھی اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرتے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ ایک مرتبہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کچھ فقیر اور غریب لوگوں نے دعوت کی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی حوصلہ افزائی اور اظہارِ محبت کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے اور وہیں کھانا تناول فرمایا۔

## تحقیرِ انسانیت کی مختلف صورتیں

دوسروں کو حقیر سمجھنا، ان کا مذاق اڑانا، جملے کسنا، نام بگاڑنا، ذات پات اور رنگ و نسل کی بنیاد پر انسان کے مقام و مرتبہ کا فیصلہ کرنا احترامِ انسانیت کے خلاف ہے۔ کسی کی شکل و صورت یا جسمانی کیفیت کی بنا پر اس کا مذاق اڑانا یا اس پر طنز کرنا اتنا معیوب عمل ہے جو کسی بھی مہذب معاشرے میں قابلِ قبول نہیں۔ جو لوگ دوسروں کی غیبت کرتے ہیں، انھیں طعنہ دیتے ہیں یا ان کی کسی کمی پر انھیں طنز کرتے ہیں وہ دراصل احترامِ انسانیت کی صفت سے محروم ہیں۔ کسی انسان کو اس کے حق سے محروم رکھنا یا اس کا حق چھین لینا بھی اس کی تحقیر اور توہین کے مترادف ہے۔ کسی انسان کی بیماری کا مذاق اڑانا بھی بہت بڑا گناہ ہے، ہمیں تو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مریض کی بیمار پرسی اور اس کی خدمت کریں۔

کسی کی مالی حیثیت، شکل و صورت، رنگ و نسل یا کسی بھی خامی یا عیب کی وجہ سے اس کا مذاق اڑانا بھی تحقیرِ انسانیت کی ایک صورت ہے، آج کل لوگ مذاق کے نام پر دوسروں کی تحقیر کرتے ہیں اور ان کا تماشا بنانے کی کوشش کرتے ہیں، ہنسی مزاح میں بھی کسی کے عیب کا مذاق اڑانا جائز نہیں ہے۔ ہر مسلمان کو دوسروں کے حقوق کی پاسداری اس طرح کرنی چاہیے جیسا کہ محسنِ انسانیت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے ثابت ہے۔

Web version of PECTA textbook Not for sale

## خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کے فوائد و ثمرات

اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کی عادت اپنانے سے حاصل ہونے والے فوائد و ثمرات میں سے چند درج ذیل ہیں:

- بھائی چارے، محبت اور یک جہتی کو فروغ ملتا ہے۔
- معاشرے میں برداشت پیدا ہوتی ہے کیوں کہ عدم برداشت معاشرے کے لیے زہرِ قاتل ہے۔
- لوگوں کو ان کے حقوق ملنے لگتے ہیں اور ہر ایک کی معاشی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔
- لڑائی جھگڑوں اور مقدموں پر وقت اور روپیا پیسا برباد ہونے سے بچ جاتا ہے۔
- نفرت کا خاتمہ ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- معاشرے میں خیر خواہی اور احترام کے جذبات فروغ پانے سے ہر ایک کی جان، مال اور عزت و آبرو محفوظ ہو جاتی ہے۔

## مشق

**سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) حدیثِ مبارک کی روشنی میں دین نام ہے:

(الف) صبر کا (ب) خیر خواہی کا (ج) مشقت کا (د) محنت کا

(ii) "سُوْرَۃُ النَّمْلِ" میں چیونٹیوں کے جذبے کو بیان کیا گیا ہے:

(الف) اتحاد (ب) مل جل کر رہنا (ج) خیر خواہی (د) محنت

(iii) سارے انسانوں کی عزّت کرنا کہلاتا ہے:

(الف) احترامِ انسانیت (ب) کفایت شعاری (ج) میانہ روی (د) استقامت

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسلمان کے خلاف قیامت کے دن غیر مسلم کے وکیل بنیں گے:

(الف) جس نے غیر مسلم پر ظلم کیا (ب) جس نے کنجوسی کا مظاہرہ کیا

(ج) جس نے غیر مسلم کو کھانا نہ کھلایا (د) جس نے غیر مسلم سے ٹیکس وصول کیا

(v) اجتماعی خیر خواہی سے معاشرے میں فروغ ملتا ہے:

(الف) بھائی چارے کو (ب) فضول خرچی کو

(ج) میانہ روی کو (د) شجر کاری کو

Web version of PECTAA textbook Not for sale

## سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) اجتماعی خیر خواہی کا مفہوم تحریر کریں۔

(ii) احترامِ انسانیت کا مفہوم بیان کریں۔

(iii) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے اجتماعی خیر خواہی کی ایک مثال تحریر کریں۔

(iv) تحقیرِ انسانیت کی مروّجہ صورتوں میں سے دو صورتیں تحریر کریں۔

(v) اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کے دو فائدے تحریر کریں۔

## سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

- اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت معاشرتی فلاح و بہبود کی ضامن ہیں، وضاحت کریں۔

## سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- طلبہ خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں احترامِ انسانیت اور اجتماعی خیر خواہی کے چیدہ چیدہ نکات کی فہرست مرتب کریں۔
- طلبہ کو رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ، سیرت اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں سے اجتماعی خیر خواہی کے چند ایسے واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔
- روزمرہ زندگی میں ہم جن جن اجتماعی خیر خواہی کے کاموں میں شمولیت اختیار کر سکتے ہیں، ان کی فہرست بنائیں۔
- درج ذیل میں سے اجتماعی خیر خواہی کے کاموں میں سے آپ کن کن کاموں میں حصہ لیتے رہے ہیں، ان کی نشان دہی کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ان کاموں کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

| محلے/کمرا جماعت کی صفائی | شجر کاری مہم | ناداروں کی مدد | پارکوں کی صفائی | معذوروں کی امداد | ہسپتال میں عوام کی راہ نمائی |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | |

- اجتماعی خیر خواہی کے کاموں میں سے پانچ ایسی خوبیوں پر نشان لگائیں جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ خوبیاں کن کن کاموں سے پیدا ہوتی ہیں:

| خوبیاں | احترامِ انسانیت | ایثار | حقوق العباد کی پاسداری | خدمتِ خلق | جانوروں کا خیال | رحم دلی | حسنِ اخلاق | سخاوت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اجتماعی خیر خواہی کے کام | | | | | | | | |

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

# (ب) اخلاقی رذائل سے اجتناب

## (تعصّب، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی، بد عنوانی)

### حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اخلاقی رذائل (تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی، بدعنوانی) کے معنیٰ و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں مذکورہ اخلاقی رذائل کی مذمت کے بارے میں جان سکیں۔
- سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ، سیرتِ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مذکورہ اخلاقی رذائل سے اجتناب کی تلقین کے بارے میں جان سکیں۔
- اس بات کا جائزہ لے سکیں کہ مذکورہ اخلاقی رذائل اپنانے سے معاشرے میں کون کون سے بگاڑ پیدا ہو سکتے ہیں اور ان کا تدارک کس طرح کیا جا سکتا ہے۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں مذکورہ اخلاقی رذائل کی مذمت سے آگاہ ہو کر روز مرہ زندگی میں ان سے اجتناب کرنے والے بن سکیں۔
- روز مرہ زندگی کے معاملات میں مذکورہ خلاقی رذائل سے اجتناب کر کے معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

رذائل عربی زبان کا لفظ ہے جو کہ رذیلۃ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے برا، کمینہ، گھٹیا۔ اخلاقی رذائل سے مراد وہ بری عادات و اطوار ہیں جو معاشرتی فساد و بگاڑ اور اخروی عذاب کا باعث بنتے ہیں۔ ذیل میں چند اخلاقی رذائل کا ذکر کیا جا رہا ہے:

## تعصّب

تعصب سے مراد اپنے گروہ یا جماعت کی بے جا طرف داری کرنا ہے۔ حق و باطل اور صحیح و غلط کے درمیان فرق کیے بغیر اپنے گروہ، جماعت، قبیلے یا عزیز و اقارب کا ناحق ساتھ دینا تعصب کہلاتا ہے۔

اسلام نے تعصب کے برعکس اسلامی اخوت و بھائی چارے کا درس دیا ہے۔ مسلمانوں کو ایک جماعت بنانے اور اتحاد و اتفاق کی لڑی میں پرونے کے لیے تعصب کا قلع قمع کیا گیا ہے اور مساوات کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ (سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ: 13)

ترجمہ: ”اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمھیں (مختلف) قومیں اور قبیلے بنایا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔“

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے برابری و مساوات اور اخوت و بھائی چارے کی تلقین فرماتے



Web version of PECTAA textbook
Not for sale

ہوئے ارشاد فرمایا:

''تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے، تم میں سے کسی کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے سوائے تقویٰ و پرہیز گاری کے۔''

دینِ اسلام کی مساوات پر مبنی تعلیمات کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مواخاتِ مدینہ کے موقع پر بے مثال اخوت و بھائی چارے کا مظاہرہ کیا۔

تعصب کی مذمت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عصبیت کی طرف بلائے، وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی بنیاد پر لڑائی لڑے، اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو تعصب کا تصور لیے ہوئے مرے (سنن ابی داود: 5121)۔ تعصب سے معاشرے میں حق و باطل کی تمیز ختم ہو جاتی ہے، اتحاد و اتفاق اور بھائی چارے کا خاتمہ ہو جاتا ہے، قتل و غارت اور فساد کا دور دورہ ہوتا ہے، اتحادِ ملی کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ خود غرضی اور مفاد پرستی جیسی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ بحیثیت پاکستانی ہمیں صوبائی، لسانی اور مذہبی تعصبات سے بالاتر ہو کر پاکستان کی ترقی و خوش حالی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

## خود پسندی

خود پسندی ایک مہلک بیماری ہے جو انسان کے اخلاق کو بگاڑ دیتی ہے۔ خود پسندی میں مبتلا شخص صرف اپنی ذات کو پسند کرتا ہے، اپنی سوچ، فکر اور ذات کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے، وہ اپنے آپ کو سب سے بہتر اور اعلیٰ و افضل سمجھتے ہوئے یہ چاہتا ہے کہ اس کی ہر جگہ تعریف کی جائے، اس کو عزت دی جائے اور اس کا ادب و احترام کیا جائے۔ خود پسندی کی وجہ سے انسان ذاتی مفاد، ریاکاری اور تکبر جیسے رذائل میں مبتلا ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں خود پسندی کا شکار لوگوں کی مذمت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ

(سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ: 188)

ترجمہ: ''اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کی (ایسے کاموں پر بھی) تعریف کی جائے جو انھوں نے کیے ہی نہیں تو آپ ہرگز نہ سمجھیں کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے۔''

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خود پسندی کو ناپسند فرماتے تھے۔ ہمیشہ عاجزی و انکساری اختیار کرتے اور جو نعمت میسر ہوتی اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار رہتے۔

## فحش گوئی

فحش گوئی کا مطلب بے ہودہ کلام کرنا، گالی دینا اور غیر اخلاقی گفت گو کرنا ہے۔ فحش گوئی زبان کے گناہوں میں سے ہے۔ بدزبانی سے مراد صرف کسی کو گالی دینا ہی نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد ہر وہ بات یا جملہ ہے جس سے کسی بھی طرح، کسی کی بھی دل آزاری ہو اور اسے تکلیف پہنچتی ہو۔ اسی لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (صحیح بخاری: 10)

Web version of PECTAA textbook Not for sale

اسلام میں کسی کو برا بھلا کہنے یا برے القاب سے پکارنے سے منع کیا گیا ہے۔

اسلام میں بدزبانی اور فضول بحث ومباحثہ کی بھی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ (سُوْرَةُ الْاَنْعَام: 151)
>
> ترجمہ: ''اور بے حیائی کی باتوں کے قریب مت جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔''

## منشیات کا استعمال

منشیات سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جو نشہ کا سبب بنتی ہیں۔ نشہ انسان کے اعصاب کو مفلوج کر دیتا ہے اور متعدد اخلاقی رذائل کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سوچنے سمجھنے اور اچھے و برے میں تمیز کرنے کی صلاحیت اور شعور عطا فرما رکھا ہے لیکن نشہ سے انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے جس سے انسان اچھے اور برے میں فرق نہیں کر پاتا، یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ منشیات کے استعمال سے بے شمار طبی بیماریاں اور اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں اور یہ اخلاقی برائیاں انفرادی اور اجتماعی بگاڑ کا سبب بنتی ہیں۔ اس لیے نشہ آور اشیا کی حرمت بیان کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> ترجمہ: اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور بت اور جوئے کے تیر (سب) ناپاک شیطانی کام ہیں لہٰذا ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (سُوْرَةُ الْمَآئِدَة: 90)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے نشے کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

> ترجمہ: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ حرام ہے۔ (صحیح مسلم: 2003)

اسلام نے تمام نشہ آور اشیا کو حرام قرار دیا ہے۔ ہمیں ان تمام چیزوں سے محفوظ رہنا چاہیے جو نشے کا باعث بنتی ہیں۔ چرس، افیون وغیرہ کے استعمال کے لیے سگریٹ پہلی سیڑھی کا کام کرتی ہے۔ اس طرح تمباکو نوشی اور سگریٹ کینسر اور اس جیسے دیگر موذی امراض کا باعث بنتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ سگریٹ نوشی کی حساسیت کو سمجھتے ہوئے اس سے اجتناب کیا جائے۔ موجودہ دور میں نوجوان نسل میں شیشے کا استعمال کثرت سے بڑھ رہا ہے جو ان کی صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

## بدعنوانی اور رشوت ستانی

بدعنوانی کے مفہوم میں ہر وہ عمل شامل ہے جس میں کسی بھی طرح کسی کا حق غصب کیا جاتا ہے اور ایسے شخص کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے جو اس کے لائق اور حق دار نہیں ہوتا جب کہ رشوت بدعنوانی کی ایسی قسم ہے کہ جس میں غلط مفاد حاصل کرنے کے لیے کسی صاحب اختیار کو ہدیہ، تحفہ یا معاوضہ وغیرہ دیا جاتا ہے۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ مختلف سرکاری یا غیر سرکاری معاملات میں کسی بھی محکمے میں ناجائز مفاد حاصل کرنے کی خاطر معاوضہ دیا جاتا ہے، اس سے حق دار کی حق تلفی ہوتی ہے۔ رشوت ستانی اور بدعنوانی سے لوگوں میں مایوسی، بے راہ روی، ظلم و زیادتی اور ناانصافی پھیل جاتی ہے۔ معاشرتی امن و سکون تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ ملکی سطح پر بدعنوانی و رشوت ستانی کے ذریعے اقتدار اور اختیار ایسے

Web version of PECTAA textbook Not for sale

لوگوں کے ہاتھ چلا جاتا ہے جو اہل نہیں ہوتے اور اپنے مفادات کی خاطر ملک وملت کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ خیانت، بددیانتی، غبن اور ہیرا پھیری بدعنوانی کی مختلف صورتیں ہیں۔ قرآن مجید نے رشوت ستانی کو حرام قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

> **ترجمہ:** اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ اور (نہ ہی) اس (مال) کو (بطور رشوت) حکام تک پہنچاؤ کہ تم جانتے بوجھتے لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ کھاؤ۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:188)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں کو اس جرم میں برابر کا شریک ٹھہرایا اور دونوں پر لعنت فرمائی ہے (سنن ابی داؤد:3580)۔ سرکاری ملازمین یا صاحب اختیار لوگ رشوت کے مال کو تحفہ کا نام دے کر قبول کرتے ہیں جب کہ ایسے تحفہ کو جو سرکاری ملازمت کے دوران لیا جاتا ہے اس سے بھی منع کیا گیا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمیشہ اسی شخص کو کوئی بھی ذمہ داری یا عہدہ عطا کیا جو اس کا اہل ہوتا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں بھی اسی اصول کو پیش نظر رکھا گیا اور رشوت واقربا پروری یا بددیانتی کی حوصلہ شکنی کی گئی یہی وجہ ہے کہ انتہائی قلیل مدت میں ریاستِ مدینہ کی سرحدیں، افریقہ سے ایشیا اور ایشیاء سے یورپ تک پہنچ گئیں۔

اسلام امن عامہ کا داعی ہے اور ہر اس عادت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے جو امن عامہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اسلام میں منشیات کے استعمال، فحش گوئی اور تعصب جیسی بری عادات سے نفرت دلانے کے ساتھ ساتھ رشوت ستانی و بدعنوانی کو بھی معاشرے سے ختم کرنے کے لیے سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں اور اسلام نے لوگوں میں ایثار وقربانی، مساوات اور اخوت کی وہ شمع روشن کی کہ جس سے رشوت کا سرے سے ہی خاتمہ ہو جاتا ہے۔

آج بھی اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں اور اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان نبوی سنہری اصولوں کو اپنانا ہوگا اور تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کے استعمال، رشوت ستانی اور بدعنوانی وغیرہ جیسی برائیوں سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔

## مشق

**سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) اپنے گروہ کی بے جا حمایت کرنا کہلاتا ہے:

(الف) تعصب (ب) بدعنوانی (ج) فحش گوئی (د) خود پسندی

(ii) انسانوں کو مختلف قبیلوں اور قوموں میں تقسیم کرنے کی وجہ ہے:

(الف) لوگوں کی پہچان (ب) عہدوں کی تقسیم (ج) ایثار وقربانی (د) ہدایت فراہم کرنا

(iii) اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت وشرف کے لیے کسوٹی قرار دیا گیا ہے:

(الف) صلہ رحمی کو (ب) تقویٰ کو (ج) شرم وحیا کو (د) سخاوت کو

Web version of PECTAA Textbook Not for sale

(iv) اپنی ذات کو پسند کرنا اور دوسروں پر ترجیح دینا کہلاتا ہے:

(الف) تعصب (ب) خود پسندی (ج) رشوت (د) بدعنوانی

(v) ہر وہ بات جو کسی مسلمان کی تکلیف کا باعث بنے، شامل ہے:

(الف) فحش گوئی میں (ب) تعصب میں (ج) رشوت ستانی میں (د) حسد میں

**سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:**

(i) خود پسندی کی مذمت میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان تحریر کریں۔

(ii) موجودہ دور میں منشیات کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔

(iii) تعصب کے کوئی سے دو معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں کس طرح میرٹ کو فروغ دیا گیا؟

(v) رشوت ستانی کیسے دوسروں کے حقوق کو سلب کرتی ہے؟

**سوال نمبر 3: درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔**

- تعصب
- منشیات
- رشوت ستانی اور بدعنوانی
- فحش گوئی

## سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- اخلاقی رذائل (عصبیت، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی، بدعنوانی) کے گناہ اور نقصانات کے متعلق مذاکرہ کرائیں۔
- عملی زندگی سے مثالیں دیں کہ ہم کیسے اخلاقی رذائل (عصبیت، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی، بدعنوانی) سے بچتے ہوئے خلوص اور خیر خواہی کا رویہ اپنا سکتے ہیں۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

# (ج) معاشرتی تعلقات کے اخلاق و آداب

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- معاشرتی تعلقات کے معنی و مفہوم اور اہمیت و فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور سیرت اہل بیت اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے معاشرتی تعلقات کے اخلاق و آداب کی روشن مثالیں سمجھ سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں معاشرتی تعلقات بشمول سوشل میڈیا کے استعمال کے آداب اور حدود و قیود کو سمجھ سکیں۔
- سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سیرت اہل بیت اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے معاشرتی تعلقات کے آداب کی مثالیں جان کر اپنے قول و فعل کا جائزہ لے سکیں۔
- روزمرہ معاملات اور گھریلو زندگی میں معاشرتی تعلقات کے آداب اپنا کر معاشرتی فوائد و ثمرات کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔

معاشرت کے معنی مل جل کر زندگی بسر کرنا کے ہیں جب کہ تعلق، میل جول، لگاؤ اور ربط کو کہتے ہیں۔ معاشرے کے مختلف افراد کے باہمی ربط، میل جول اور مل جل کر زندگی بسر کرنے کو معاشرتی تعلقات کہا جاتا ہے۔ روزمرہ زندگی میں انسان کا واسطہ مختلف افراد سے پڑتا ہے ان سب سے بہتر برتاؤ رکھنا، ان کے حقوق و فرائض ادا کرنا اور اچھے رویے کا اظہار کرنا اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے۔ انسانی زندگی میں معاشرتی تعلقات انسان کی فطری ضرورت ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو معاشرت پسند بنایا ہے۔ ایک انسان کے لیے تنہا زندگی گزارنا ناممکن ہے۔ معاشرے میں مختلف افراد کے ساتھ میل جول اور معاشرتی تعلقات ایک کامیاب معاشرتی زندگی کی بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مختلف افراد کے ساتھ میل جول اور معاشرتی تعلقات انسان کی مشکلات حل کرنے کے ساتھ ساتھ انسان کے فہم و شعور میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ جس سے معاشرے میں باہمی تعاون کو فروغ ملتا ہے اور ایک مضبوط معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

اسلام محبت، بھائی چارے، اخلاص، بھلائی، خیر خواہی، ہمدردی اور ایثار کو فروغ دینے والا دین ہے اور یہ تمام اعمال مضبوط معاشرتی تعلقات کی بنیاد ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ان جذبات کو فروغ دینے کا حکم دیا اور ان پر اجر و ثواب کی نوید سنائی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے سلام کو عام کرنے کا حکم دیا، تعلقات میں پہل کرنے کی ترغیب دی اور مسلمان کو مسلمان کا بھائی قرار دے کر ان کے باہمی تعلق کی مضبوطی پر زور دیا۔ مسلمانوں کے باہمی حقوق مقرر کر کے ان کو ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ یہ تمام اقدامات معاشرتی تعلقات کی مضبوطی اور وسعت کی بنیاد ہیں۔ اسلام نے ان اقدامات پر اجر و ثواب مقرر کر کے بہترین معاشرت کی بنیاد فراہم کی ہے۔ معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان ہے اور بہتر معاشرتی تعلقات کی بنیاد خاندانی تعلقات ہیں۔ احادیث مبارکہ کے مفہوم کے مطابق جو کوئی رشتہ داری کو جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جوڑتا ہے اور جو اسے توڑتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک بھی مضبوط معاشرتی تعلقات کی بنیاد ہے جس کی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

Web version of PECTAA textbook Not for sale

نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، وہ ایمان والا نہیں، وہ ایمان والا نہیں جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔
(صحیح بخاری:6016)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مدینہ منورہ کے حکمران ہونے کے باوجود تمام شہریوں سے اور معاشرے کے تمام طبقات سے مثالی معاشرتی تعلق رکھتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ محلے داروں کے حقوق اور ہمسایوں کی ضروریات کا خیال رکھتے، بیماروں کی عیادت فرمایا کرتے اور کوئی جنازہ ہوتا تو اس میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ یتیم اور بیوائیں بوقت ضرورت آپ خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں رسائی رکھتی تھیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے نہ صرف مسلمانوں سے اچھے تعلقات تھے بلکہ مدینہ منورہ کے یہود سے بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کے معاشرتی تعلقات قائم تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ ان سے لین دین بھی کرتے تھے۔ ایک یہودی لڑکا آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کیا کرتا اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے محبت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ بیمار ہوا تو آپ خاتم النبیین ﷺ اس کی عیادت کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ غیر مسلموں کے ساتھ تحائف کا تبادلہ بھی کیا کرتے تھے اور بوقت ضرورت ان کی میزبانی بھی فرمایا کرتے تھے۔ حبشہ سے سفیر آئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے بہ نفسِ نفیس ان کی مہمان نوازی کی اور ارشاد فرمایا: ''جب مسلمان حبشہ گئے تھے تو ان لوگوں نے میرے ساتھیوں کی خدمت کی تھی اس لیے میرا فرض ہے کہ میں بھی ان کی خدمت کروں۔'' ایک شخص مسجد کی صفائی کرتا تھا، وہ فوت ہو گیا، لوگوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اطلاع کیے بغیر اس کا جنازہ پڑھایا اور اسے دفن کر دیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس کی غیر موجودگی کے بارے میں دریافت فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو اس کی وفات اور تدفین کی اطلاع دی گئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ناراضی کا اظہار فرمایا اور اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔

دیہاتیوں کے ساتھ بھی آپ خاتم النبیین ﷺ تحفے تحائف کا تبادلہ فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کئی دیہاتی ایسے تھے جن کے ساتھ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا دوستانہ تعلق تھا۔ حضرت زاہر بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیہات کے رہنے والے تھے، وہ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لیے دیہات سے تحائف لاتے، جب واپس جاتے تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بھی انھیں تحائف عطا فرماتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ان سے خوش طبعی اور مزاح بھی فرمایا کرتے اور کہتے زاہر ہمارا دیہاتی اور ہم اس کے شہری دوست ہیں۔ معاشرتی تعلق کی ابتدا اسلام کرنے سے ہوتی ہے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے سلام کو عام کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے سامنے کوئی شخص آتا تو آپ خاتم النبیین ﷺ اس سے مصافحہ فرماتے اور اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ کھینچتے جب تک سامنے والا خود نہ کھینچتا، پھر اس وقت تک اس سے چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ چہرہ نہ پھیرتا۔ (جامع ترمذی: 2490)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تربیت کے مطابق صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی لوگوں سے حسن معاشرت کا برتاؤ کرتے اور معاشرتی تعلقات رکھتے تھے۔ لوگ بلا جھجک ان سے ملتے اور ضروریات کے لیے درخواست کرتے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات اور اُسوۂ حسنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں معاشرتی تعلقات کو مضبوط بنانے اور فروغ

Web version of PECTAA textbook Not for sale

دینے کے لیے دوسروں کی عزتِ نفس کا خیال رکھنا چاہیے۔ دوسروں کا مذاق اڑانے، عیب جوئی اور بدگمانی سے بچنا چاہیے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے معاشرتی تعلقات کو نقصان پہنچانے والے ان اعمال سے منع فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے جھوٹ، حسد، بہتان، تکبر و غرور اور دھوکا دہی سے بھی منع فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں (جامع ترمذی:1315) دوسروں کو حقیر سمجھنے اور حق بات نہ ماننے کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ تکبر ہوتا ہے (صحیح مسلم:265)۔ قطع تعلقی سے مسلمانوں کو باز رہنے کی تلقین کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا (صحیح بخاری:5984)۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے خیر خواہی، ہمدردی، اخلاص، بھلائی اور ایثار کا حکم دیا کیوں کہ اس سے معاشرتی تعلقات کو فروغ ملتا ہے۔

موجودہ دور میں معاشرتی تعلقات کے بہت سے نئے پہلو اور نئی صورتیں بالخصوص سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع وجود میں آچکے ہیں۔ ہمیں اس حوالے سے بھی اسلامی اخلاقی تعلیمات کو مدنظر رکھنا چاہیے اور ان کے ذریعے کسی کی عزت پر حملے کرنے، کسی کے راز افشا کرنے، کسی کی نجی زندگی سے متعلق مواد شیئر کرنے، جھوٹ کی تشہیر کرنے، کسی کی اجازت کے بغیر اس کی تصاویر شیئر کرنے، لوگوں کے درمیان برائیوں کی نشر و اشاعت کرنے اور معاشرتی تعلقات کو خراب کرنے والے افعال سے گریز کرنا چاہیے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر سنسنی خیز افواہیں پھیلانا، لوگوں کو بدامنی پر اکسانا اور گمراہ کن خبریں پھیلانا بھی شرعی اعتبار سے مذموم افعال ہیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے ایسے گروپوں میں شمولیت اختیار کرنا بھی مذموم فعل ہے جو اخلاق سوز سرگرمیوں کو فروغ دینے والے ہوں۔ ایسے گروپوں میں شمولیت غفلت اور وقت کے ضیاع کا باعث بنتی ہے اور اس کا نتیجہ فکری انحراف اور انارکی کی صورت میں نکلتا ہے، ایک مسلمان کو نہ صرف ایسے افعال سے باز رہنا چاہیے بلکہ ایسے لوگوں اور گروپس سے بھی گریز کرنا چاہیے جو اسے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

ہمیں سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع کا مثبت استعمال یقینی بنانا چاہیے۔ سوشل میڈیا کے تمام ذرائع معاشرے میں بھلائی کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہم ان کے ذریعے اپنی آواز اور نظریات کو چند سیکنڈوں میں پوری دنیا تک پہنچا سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم ان سے جدید ترین علوم، سائنس و ٹیکنالوجی اور جدید مہارتیں سیکھ کر ملک و قوم کی خدمت کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس طرح کی مثبت سرگرمیوں کو فروغ دینا چاہیے تاکہ ہمارے معاشرے میں خیر اور بھلائی کا فروغ ممکن ہو۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

## مشق

**سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) دوسروں کو حقیر سمجھنا علامت ہے:

(الف) جھوٹ کی (ب) حسد کی (ج) تکبر کی (د) بدعنوانی کی

(ii) حدیث مبارک، "تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا" میں مفہوم بیان کیا گیا ہے:

(الف) اخلاص کا (ب) سخاوت کا (ج) معاشیات کا (د) معاشرت کا

(iii) معاشرے کی بنیادی اکائی ہے:

(الف) قوم (ب) مدرسہ (ج) خاندان (د) علاقہ

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کی قبر پر دعا فرمائی وہ تھا:

(الف) مسجد کی صفائی کرنے والا (ب) دودھ فروخت کرنے والا

(ج) بیماروں کی عیادت کرنے والا (د) ہمسایوں کی خدمت کرنے والا

(v) حبشہ سے آنے والے سفیر کی خدمت کی:

(الف) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

### سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) معاشرتی تعلقات کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

(ii) معاشرتی تعلقات کے بارے میں سیرت طیبہ سے ایک مثال بیان کریں۔

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر مسلموں سے کس طرح کے معاشرتی تعلقات رکھتے تھے؟

(iv) اسلام نے معاشرتی تعلقات کی مضبوطی اور وسعت کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟

(v) سوشل میڈیا معاشرتی تعلقات کو کیسے متاثر کرتا ہے؟

### سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

- معاشرتی تعلقات کی اہمیت اور اخلاق و آداب پر جامع نوٹ لکھیں۔

## سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- معاشرتی تعلقات کے آداب سے سبق حاصل کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر دوسروں کی کردار کشی کے گناہ اور نقصانات کے متعلق مذاکرہ کرائیں۔
- روزمرہ زندگی میں ہم اپنے گھر، خاندان یا محلے کے جن تنازعات اور جھگڑوں میں مصالحت اور صلح صفائی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، ان کی فہرست بنائیں۔
- معاشرتی تعلقات کو نقصان پہنچانے والے عیوب کی نشان دہی کریں مثلاً: استہزا، بدگمانی وغیرہ

Web version of PECTAA textbook Not for sale